السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی مسلمان شخص کسی مسلمان عورت سے شادی کرے اور بیوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ احکام پورے نہ کرے جس کے نتیجے میں وہ عورت اپنے دین کو ترک کردے پھر صرف پردہ ہی نہیں بلکہ مکمل طور پر اسلامی شعائر پر عمل ہی نہ کرے تو اس کے ان اعمال کا ذمہ دار کون ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔"(التحریم :6)

اور حدیث میں ہے کہ تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد گھر والوں کا حاکم ہے اسے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری 793۔کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القری والدن مسلم 1829۔کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامیر العادل وعقوبۃ الجائز والحث علی الرفق بالرعیۃ)

ان دونوں دلیلوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آدمی اپنے گھر والوں کے بارے میں جواب دہ ہے کہ آیا اس نے ان کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت کی یا نہیں۔ جو بھی اپنے گھر والوں اور اولاد کی تربیت میں کمی وکوتاہی سے کام لے گا بلاشبہ وہ بہت ہی بڑے خطرے کا سامنا کرنے والا ہے بلکہ اس کے بارے میں تو بہت ہی سخت قسم کی وعید ہے جسے سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور بدن پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

«مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ»

"اللہ تعالیٰ نے جسے بھی مسلمانوں کی کسی رعایا پر حاکم بنایا پھر وہ اس حال میں مرا کہ وہ ان کو دھوکہ دینے والا تھا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے۔"(بخاری 7151کتاب الاحکام باب من استرعی رعیہ فلم ینصح مسلم 142۔کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

لہذا آدمی کی اپنی بیوی کے بارے میں عظیم مسئولیت وذمہ داری ہے جس کے متعلق اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اس سے دعا بھی کرتے رہنا چاہیے کہ وہ اس کے گھر والوں کو ہدایت کی توفیق دے اور بیوی کے متعلق گزارش ہے کہ وہ بھی اسی طرح اپنے اعمال کی ذمہ دار ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

"عورتیں مردوں کی طرح ہی ہیں۔"(صحیح ترمذی 35/1)

قرآن میں ایک مقام پر ہے کہ:

"اور وہ سب کے سب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس اکیلے حاضر ہونے والے ہیں۔"(مریم :95)

معلوم ہوا کہ مسئولیت انفرادی ہے اور ہر شخص سے اس کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور وہ نوجوان جو بالغ ہوچکا ہے اگر وہ اپنے والد کی غلط تربیت کی بنا پر گمراہ ہوچکا تھا لیکن پھر بعد میں اس تک اسلام پہنچ گیا تو اس کے پاس اب کوئی عذر باقی نہیں رہے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عقل عطا فرمائی ہے اور اسے اس عقل کی بنا پر مکلف بنایا ہے اگرچہ اس کے والد کا بھی تربیت میں کمی کی وجہ سے محاسبہ ہوگا۔ اسی طرح بیوی کا بھی محاسبہ ہوگا۔

لہذا بیوی پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اس کی نعمت کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے اسلام کی نعمت سے شرفیاب فرمایا ہے۔

اور ہمارے بھائی آپ پر واجب ہے کہ آپ سچی توبہ کریں کیونکہ گناہ جتنا بھی بڑا ہو جب اس سے تمام شرائط کے ساتھ توبہ کرلی جائے تو اللہ تعالیٰ وہ گناہ معاف فرمادیتے ہیں پھر آپ اپنی بیوی کی تربیت کی طرف پلٹیں اور اس میں آسان اسلوب اختیار کرتے ہوئے نرمی وحکمت سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق ومدد طلب کریں کہ وہ آپ کی بیوی کی تربیت میں آپ کی مدد فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص357

محدث فتویٰ